پیدا ہو گئے ہیں۔ اگر ایک طرف انھیں اپنی بقا کی جنگ لڑنی پڑ رہی ہے تو دوسری طرف ان کے سامنے اپنے دین کی حرمت اور تقدس بحال رکھنے کا معاملہ بھی ہے۔ طاقت کے نشے میں بدمست ہندو بھارت میں آباد مسلمانوں کو ایک حقیر اقلیت میں بدلنے کی جدوجہد کے ساتھ اپنے کفر کو اسلام سے برتر ثابت کرنے کے پاگل پن میں بھی مبتلا ہو گیا ہے۔ وہ مسلمانوں کی تہذیب اور دین پر تابڑتوڑ حملے کر رہا ہے۔

جناب پرواز رحمانی نے ان کالموں میں دانائی اور بے جگری سے اپنے تمدن اور دین کا دفاع کیا ہے۔ ان کا اسلوب مدلل اور خوب صورت ہے۔ طنز و مزاح کے نشتر ایسی خوبی سے استعمال کیے ہیں کہ متانت پر حرف نہیں آتا۔ میرے نزدیک یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کا مطالعہ بہت توجہ اور شوق سے کرنا چاہیے۔ یہاں پاکستان میں بھی اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔ اس میں مسلم آزار تحریکوں کا نمایاں عکس آ گیا ہے جو بھارت میں منظم ہو رہی ہیں اور یہ اس کی بہت بڑی افادیت ہے (نظر زیدی)۔

شوق آخرت، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا عبدالماجد دریابادی۔ ناشر: ادارۂ اسلامیات، ۱۹۰-انارکلی، لاہور۔ صفحات: ۹۵۔ قیمت: درج نہیں۔

اس کتاب میں بیماری، عام مصیبت، پریشانی، موت اور برزخ وغیرہ سے متعلق ایسی حدیثیں جمع کر دی گئی ہیں جو بقول مولانا دریابادی: ''بہترین عیادت اور بہترین تعزیت کا کام دے سکتی ہیں اور ان سے برزخی دل پر ٹھنڈے مرہم کا کام لیا جا سکتا ہے''۔ لیکن احادیث اور اردو ترجمے کے ساتھ مولانا دریابادی کے عالمانہ حواشی بھی قاری کو متاثر کرتے ہیں۔ دراصل ابتدا میں مولانا اشرف علی تھانویؒ نے شیخ جلال الدین سیوطیؒ کے ایک چھوٹے سے رسالے کی بنیاد پر شوق وطن کے عنوان سے ایک مختصر سا مجموعہ حدیث مرتب کیا تھا۔ مولانا دریابادی نے شوق وطن کے ترجمے پر نظرثانی کرتے ہوئے اس پر حواشی اور توضیحات کا اضافہ کیا اور متن میں بھی ردوبدل کیا۔ کتاب کا نام بھی شوق آخرت کر دیا۔ ان کی یہ تالیف صدق جدید میں قسط وار شائع ہوتی رہی۔ ان اقساط کا مسودہ حکیم عبدالقوی دریابادی کے ذریعے ڈاکٹر تحسین فراقی تک پہنچا جنھوں نے اسے کتابی صورت میں مقدمے کے ساتھ مرتب کر کے شائع کر دیا ہے۔

موت کا تصور بالعموم خوف اور دہشت پیدا کرتا ہے--- زیرنظر کتاب میں ایک تو آخرت کی تیاری سے غفلت دور کر کے، اصلی گھر کی طرف مراجعت کا شوق دلایا گیا ہے، دوسرے بشارت کا پہلو نمایاں کر کے قاری کو تسکین و اطمینان دلانے کی کوشش کی گئی ہے (ر-ہ)۔